10

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
حضرت اسحٰق علیہ السلام

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۱۰

تحریر حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

جلد نمبر	عنوان	نمبر شمار
جلد۔۲۰	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	۲۴
جلد۔۲۱	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	۲۵
جلد۔۲۲	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	۲۶
جلد۔۲۳	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	۲۷
جلد۔۲۴	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	۲۸
جلد۔۲۵	اصحاب سبت کے حالات	۲۹
جلد۔۲۶	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	۳۰
جلد۔۲۷	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	۳۱
جلد۔۲۸	ہاروت وماروت کے حالات	۳۲
جلد۔۲۹	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	۳۲
جلد۔۳۰	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	۳۳
جلد۔۳۱	حضرت زکرّیا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	۳۴
جلد۔۳۲	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	۳۵
جلد۔۳۳	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	۳۶
جلد۔۳۴	حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	۳۷
جلد۔۳۵	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	۳۸
جلد۔۳۶	اصحاب اخدود کے حالات	۳۹
جلد۔۳۷	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	۴۰
جلد۔۳۸	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	۴۱
جلد۔۳۹	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات	۴۲
جلد۔۴۰	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	۴۳
جلد۔۴۱	بعض بادشاہان زمین کے حالات	۴۴
جلد۔۴۲	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	۴۵

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمدؐ باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہو نگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿٧١﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿٧٢﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿٧٣﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿٧٤﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿٧٥﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿٧٦﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿٧٧﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿٧٨﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿٧٩﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکرگزار ہونا چاہیئے ﴿٨٠﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿٨١﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿٨٢﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿٨٣﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿٨٤﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿٨٥﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿٨٦﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿٨٧﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿٨٨﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿٨٩﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿٩٠﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿٩١﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿٩٢﴾

حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات

حضرت ابراہیمؑ نے بادیہ شام میں نزول فرمایااور جب ہاجرہؑ سے اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے سارہؑ کو شاید غم ہُوا کیونکہ ابراہیمؑ کا کوئی فرزند اُن کے شکم سے نہ تھا۔ پھر وُہ ہاجرہؑ کے بارے میں ابراہیمؑ کو تکلیف پہنچانے لگی تھیں، یہاں تک کے سارہؑ نے ہاجرہؑ کا ختنہ کردیا تھا تاکہ اُن میں عیب ہو جائے۔ لیکن اُن کے حسن کی زیادتی کا سبب ہو گیا۔ اُس کے بعد سے عورتوں کا ختنہ کرنے کی سُنّت جاری ہُوئی۔ منقول ہے کہ ابراہیم کے دو(۲) لڑکے تھے ایک زن محصنہ سے ایک کنیز سے۔ لیکن فرزند کنیز بہتر تھا۔ جب ملائکہ ابراہیمؑ کے پاس ولادت اسحٰقؑ کی خوشخبری لائے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کی زوجہ کھڑی تھیں جب اس خوشخبری کو سُنا تو حائض ہو گئیں حالانکہ اُن کی عمُر نوّے برس کی ہو چکی تھی اور ابراہیمؑ کی عمُر ایک سو بیس سال گذر چکی تھی۔ جب اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے تو اُن کا غلاف ختنہ اور ناف گر گئی۔ سارہؑ نے ہاجرہؑ کو سرزنش کی جس طرح کہ کنیزوں کو سرزنش کی جاتی ہے شاید رنگ کی سیاہی یا بدبُو کی وجہ سے کی ہو۔ ہاجرہؑ کو بہت صدمہ ہُوا اور وُہ روئیں، حالانکہ سارہؑ پیغمبروں کی اولاد سے تھیں اور ابراہیمؑ نے اُن کے ساتھ اس شرط پر عقد کیا تھا کہ وُہ اُنکی مخالفت نہ کریں گی اور جو کچھ آپؑ اُن کو حکم دیں گے وُہ حق کے خلاف نہ ہوگا اور وُہ اُس کو منظور کریں گی۔ جب اسمٰعیلؑ نے ماں سے رونے کا سبب پُوچھا تو کہا سارہؑ نے میری ماں کی سرزنش کی ہے اور وُہ روئیں۔ اُن کے رونے کے سبب سے اسمٰعیلؑ نے بھی گریاں کیا۔ جب ابراہیمؑ نے یہ سُنا تو اپنی جائے نماز پر تشریف لے گئے۔ خدا سے مناجات کی اور سوال کیا کہ اس غم کو ہاجرہؑ سے دُور کردے۔ حضرتؑ کی دُعا مقبول ہُوئی۔ جب سارہؑ سے اسحٰقؑ پیدا ہُوئے تو ساتویں روز ناف تو

ترجمہ، اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے ﴿۴۵﴾ ہم نے ان کو ایک (صفت) خاص (آخرت کے) گھر کی یاد سے ممتاز کیا تھا ﴿۴۶﴾ اور ہمارے نزدیک منتخب اور نیک لوگوں میں سے تھے ﴿۴۷﴾ سورۃ ص

گرگئی لیکن غلاف ختنہ نہیں گری۔ جب ابراہیمؑ تشریف لائے تو سارہؑ نے کہا یہ کیا معاملہ ہے جو آل ابراہیمؑ اور اولاد پیغمبران میں ظاہر ہُوا یہ تمہارا فرزند اسحٰقؑ ہے جس کی ناف تو گرگئی مگر غلاف دُور نہیں ہُوا۔ ابراہیمؑ اپنی جائے نماز پر گئے اور اپنے پروردگار سے اس واقعہ کی شکایت کی۔ خدا نے وحی کی کہ یہ اُس سرزنش کا سبب ہے۔ جو سارہؑ نے ہاجرہؑ کو کی تھی میں نے قسم کھائی ہے کہ پیغمبروں کی اولاد میں سے کسی کا یہ غلاف دُور نہ کروں گا۔ لہٰذا اسحٰقؑ کا ختنہ کرو اور لوہے کی گرمی کا مزہ ان کو چکھاؤ۔ غرض ابراہیمؑ نے اسحٰقؑ کا ختنہ لوہے سے کیا۔ اس کے بعد یہ سُنت جاری ہُوئی کہ تمام لوگ اپنی اولاد کا ختنہ لوہے سے کرتے ہیں۔ جب اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ بڑے ہُوئے تو ایک روز باہم دوڑے اور اسمٰعیلؑ آگے نکل گئے تو ابراہیمؑ نے اُن کو اُٹھا کر گود میں بٹھایا اور اسحٰقؑ کو اپنے پہلو میں بٹھایا۔ سارہؑ کو یہ دیکھ کر غصّہ آیا اور کہا اب نوبت یہاں تک پہنچی کہ آپ میرے فرزند اور کنیز کے فرزند کو برابر بھی نہیں سمجھتے بلکہ فرزند کنیز کو میرے فرزند پر فوقیت دیتے ہیں۔ میرے پاس سے اس لڑکے کو دور کیجئے۔ اس سبب سے حضرتؑ غمگیں رہتے تھے۔ ابراہیمؑ نے جب اُس کی بارگاہ خدا میں شکایت کی اُن کو وحی پہنچی کہ عورت کی مثال ٹیڑھی ہڈی کی سی ہے۔ اگر اُس کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے تو اس سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ اگر اس کو سیدھی کروگے تو وہ ٹوٹ جائے گی۔ پھر خدا نے اُن کو حکم دیا کہ اسمٰعیل اور ہاجرہؑ کو سارہؑ سے علیٰحدہ کردو۔ عرض کی خداوندا کس جگہ لے جاؤں؟ فرمایا میرے حرم کی جانب اُس جگہ جس کو میں نے بامن قرار دیا ہے کہ جو شخص اُس میں داخل ہوگا بے خوف رہے گا۔ اور وُہ زمین کا پہلا قطعہ ہے جس کو میں نے خلق کیا ہے اور وُہ مکّہ کی جانب روانہ ہُوئے۔ ابراہیمؑ جس جگہ درخت و نخلستان و زراعت دیکھتے دریافت کرتے تھے کہ اے جبرئیلؑ کیا وُہ جگہ یہی ہے۔ جبرئیلؑ کہتے نہیں بلکہ دُوسری جگہ ہے چلے چلئے، یہاں

ترجمہ، اور اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے مذہب پر چلتا ہوں۔ ہمیں شایاں نہیں ہے کہ کسی چیز کو خدا کے ساتھ شریک بنائیں۔ یہ خدا کا فضل ہے ہم پر بھی اور لوگوں پر بھی ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ﴿۳۸﴾ سورۃ یوسف

تک کہ مکّہ میں پہنچے۔ جبرئیلؑ نے اُن کو خانہ کعبہ میں اُتارا۔ جب ہاجرہؑ و اسمٰعیلؑ اُس مقام پر اُترے تو اُس جگہ ایک درخت تھا۔ ہاجرہؑ نے ایک بساط اُس درخت کے نیچے بچھادی اور اس کے سایہ میں اپنے فرزند کے ساتھ ٹھہر گئیں اور ابراہیمؑ واپس ہونے لگے تو ہاجرہؑ رونے لگیں اور پُوچھا کہ آپ ہمیں کس پر چھوڑے جاتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا اُس پر چھوڑتا ہوں جس نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم کو اس جگہ پہنچادوں اور یہ مقام خدا کے نزدیک محبوب ترین زمین ہے اور اُس کا حرم ہے۔ ہاجرہؑ نے کہا کہ اس بیابان میں چھوڑتے ہیں جہاں کوئی مونس انسانوں میں نہیں ہے اور نہ اس جگہ پانی ہے نہ زراعت۔ یہ سُن کر ابراہیمؑ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہُوئے۔ آپؑ نے دُعا کی خداوندا میں نے اپنی بعض ذریّت کو تیرے باحرمت مکان کے نزدیک اس وادی میں ساکن کیا ہے جو بے زراعت ہے۔ خداوندا اس واسطے کہ وُہ نماز کو قائم رکھیں۔ لٰہذا کچھ لوگوں کے دلوں کو اُن کی طرف پھیر دے جو اُن کی جانب مائل ہوں اور اُن کو بکثرت پھل نصیب کر، تاکہ وُہ تیرے شکر گزار ہوں۔ یہ دُعا کر کے آپؑ واپس روانہ ہوگئے اور جب ایک پہاڑ پر پہنچے جو ذی طوی میں ہے مڑ کر ہاجرہؑ و اسمٰعیلؑ کو دیکھا اور کہا خداوندا بتحقیق کہ میں نے اپنے فرزند کو اُس وادی میں تیرے خانہ محترم کے نزدیک آباد کیا ہے اس لئے کہ اسے پالنے والے وُہ نماز قائم کریں۔ یہ کہہ کر روانہ ہُوئے اور جناب ہاجرہؑ اسی جگہ رہ گیئں۔ جب سُورج بلند ہُوا اور اسمٰعیلؑ پیاسے ہُوئے تو ہاجرہؑ بے قرار ہوئیں۔ اُٹھیں اور اس وادی میں صفا اور مروہ کے درمیان گیئں اور فریاد کی کہ کہا اس وادی میں کوئی مونس ہے۔ حضرت اسمٰعیلؑ اُن کی نگاہ سے اُوجھل ہوگئے۔ جناب ہاجرہؑ کوہ صفا پر گیئں وہاں سے مروہ کی جانب ایک سراب نظر آیا سمجھیں کہ پانی ہے۔ وہاں سے مروہ کی جانب گیئں تو اسمٰعیلؑ پھر نگاہوں سے پوشیدہ ہوگئے۔ ہاجرہؑ بے چین ہو کر وہاں سے دوڑیں اور اس مقام پر

ترجمہ، اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے۔ اور عہد بھی اُن سے پکا لیا ﴿۷﴾ تاکہ سچ کہنے والوں سے اُن کی سچائی کے بارے میں دریافت کرے اور اس نے کافروں کے لئے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۸﴾
سورۃ الأحزاب

پہنچیں جہاں سے اسمٰعیلؑ نظر آنے لگے۔ پھر مروہ پر پہنچیں تو اُس سراب کو کوہ صفا کی جانب دیکھا اور صفا کو روانہ ہوئیں۔ پھر جب ایسی جگہ پہنچیں جہاں سے اسمٰعیلؑ نہ دکھائی دیئے تو دوڑ کر اُس مقام پر پہنچیں جہاں سے اسمٰعیلؑ نظر آنے لگے۔ اسی طرح سات مرتبہ صفا و مروہ کی جانب دوڑیں۔ پس سنت یہ جاری ہوگئی کہ صفاو مروہ کے درمیان سات مرتبہ سعی کریں۔ الغرض جب ساتویں پھیرے میں مروہ پر پہنچیں اور اسمٰعیلؑ کی جانب نگاہ کی تو دیکھا کہ پانی اُن کے پیروں کے نیچے سے جاری ہے جناب ہاجرہؑ اسمٰعیلؑ کے پاس دوڑ کر آئیں اور پانی کے چاروں طرف بالو جمع کیا تاکہ بہہ نہ جائے اسی سبب سے اُس کا زمزم نام رکھا گیا۔ پھر جبرئیلؑ ہاجرہؑ کے پاس آئے اور کہا تم کون ہو کہا میں ابراہیمؑ کے فرزند کی ماں ہوں۔ کہا ابراہیمؑ نے یہاں تم کو کس پر چھوڑ ہے؟ جناب ہاجرہؑ نے کہا میں نے بھی اُن سے یہی سوال کیا تھا جب وُہ ہمیں چھوڑ کر واپس جارہے تھے۔ تو انہوں نے کہا تھا کہ خداوند عالمین پر۔ جبرئیلؑ نے کہا تم کو اُس کے بھروسہ پر چھوڑا ہے جو یقیناً کافی ہے۔ اُس زمانے میں لوگ مکّہ سے گزرنے سے پرہیز کرتے تھے کیونکہ وہاں پانی نہ تھا۔ عرفات و ذوالمجاز میں قبیلۂ جرہم اترا ہُوا تھا اور جب انہوں نے مکّہ پرندے اور صحرائی جانور کو پانی کی وجہ سے مکّہ کے پاس جمع ہوتے دیکھا تو سمجھے کہ اس جگہ پانی ضرور ہُوگا۔ جب وہ لوگ اُس مقام پر آئے وہاں ایک عورت اور ایک بچّہ کو ایک درخت کے نیچے مقیم پایا تو ہاجرہؑ سے پُوچھا کہ تم کون ہو؟ فرمایا میں ابراہیمؑ خلیل الرحمٰن کے بیٹے کی ماں ہوں اور یہ اُن کا لڑکا ہے۔ اُن لوگوں نے کہا کہ آپ

ترجمہ، کہہ دو کہ خدا نے سچ فرمایا دیا پس دین ابراہیم کی پیروی کرو جو سب سے بے تعلق ہو کر ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور مشرکوں سے نہ تھے ﴿۹۵﴾ پہلا گھر جو لوگوں (کے عبادت کرنے) کے لیے مقرر کیا گیا تھا وہی ہے جو مکے میں ہے بابرکت اور جہاں کے لیے موجبِ ہدایت ﴿۹۶﴾ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن میں سے ایک ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جو شخص اس (مبارک) گھر میں داخل ہوا اس نے امن پالیا اور لوگوں پر خدا کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو خدا بھی اہلِ عالم سے بے نیاز ہے ﴿۹۷﴾

اجازت دیجیئے کہ ہم لوگ بھی آپ کے نزدیک آباد ہو جائیں۔ جب ابراہیمؑ قطع مسافت کرکے اُن کے دیکھنے کے واسطے آئے۔ جناب ہاجرہؑ نے کہا اے خدا کے خلیل یہاں سے قریب جرہم کے کچھ لوگ ہیں وُہ ہمارے ساتھ رہنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ کیا آپ اُن کو اجازت دیتے ہیں؟ ابراہیمؑ نے فرمایا ہاں اُن کو اجازت ہے۔ پھر جناب ہاجرہؑ نے جرہم کو اجازت دیدی تو وُہ لوگ اُن کے نزدیک مقیم ہوگئے اور اپنے خیمے برپا کئے۔ ہاجرہؑ اور اسمٰعیلؑ کو اُن لوگوں سے موانست ہُوئی۔ تیسری مرتبہ جب ابراہیمؑ اُن کے دیکھنے کے لئے آئے اُن کے چاروں طرف لوگوں کی کثرت اور آبادی ملاحظہ کرکے خوش ہُوئے۔ حق تعالیٰ سے اُس پانی کے سبب سے اُن کی روزی جاری کردی کیونکہ ہمیشہ قافلے ان کے پاس آتے تھے اور اُس پانی سے فائدہ حاصل کرتے تھے اور اُن کو بعام و مویشی دیتے تھے۔ یہاں تک کہ جب اسمٰعیلؑ بڑے ہوئے اور بالغ ہوئے تو اُن کے پاس بہت سے گلے اور گوسفند جمع ہوگئے اور وُہ باطمینان زندگی بسر کرنے لگے اور وُہ عربی میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ تیراندازی جانتے تھے۔ اس وقت خدا نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کریں۔ اُن دونوں نے عرض کی پروردگارا کس مقام پر تعمیر کریں؟ فرمایا اُس بقعۂ زمین پر جہاں کہ میں نے ایک قبّہ آدمؑ کے لئے بھیجا تھا اور وُہ نصب کیا گیا تھا۔ جس سے تمام حرم روشن ہوگیا تھا۔ وُہ طوفان نوحؑ میں آسمان پر اُٹھا لیا گیا تھا۔ پھر خدا نے جبرئیلؑ کو بھیجا جنھوں نے خانۂ کعبہ کی جگہ پر خط کھینچا اور خدا نے کعبہ کی بنیادوں کو پھر ابراہیمؑ کے لئے بہشت سے بھیجا اور حجرالاسود جس کو خدا نے آدمؑ کے لئے بھیجا تھا۔ برف سے زیادہ سفید تھا کافروں کے ہاتھ ملنے سے سیاہ ہوگیا۔ الغرض ابراہیمؑ نے کعبہ کو تعمیر کیا اور اصل بنیاد تک پہنچایا اور جب وُہ خانہ کعبہ کی تعمیر کررہے تھے تو ایک سکینہ جو ایک اچھی ہوا ہے بہشت سے باہر آئی جو ایک انسان کی سی صورت رکھتی تھی اور نہایت خوشبودار تھی، اساس خانہ حرکت میں تھی اور ابراہیمؑ اس کی بُنیاد عقب سے رکھ رہے تھے۔ اسمٰعیلؑ اور چار

ترجمہ، اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو یاد کرو۔ وہ سب نیک لوگوں میں سے تھے ﴿۴۸﴾
سورۃ ص

فرشتے ذی طویٰ سے پتھر لاتے تھے۔ منقول ہے کہ عربی گھوڑے وحشی تھے لیکن جب ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ خانہ کعبہ کے بتوں کو باہر لائے تو خدا نے ابراہیمؑ کو وحی کی کہ میں نے تم کو ایک خزانہ دیا ہے کہ تم سے پہلے کسی کو نہیں دیا۔ پس ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ ایک پہاڑ پر گئے جس کو برحیا کہتے ہیں اور گھوڑوں کو طلب کیا اور کہا الاہلا الاہلم۔ تو زمین عرب کے تمام گھوڑے آکر اُن کے مطیع ہُوئے، اسی سبب سے اُن گھوڑوں کو جیاد کہتے ہیں۔ ان گھوڑوں پر اسمٰعیلؑ سوار ہُوئے اور ان کے پہلے ان وحشی گھوڑوں کوئی سوار نہیں ہو سکتا تھا۔ خدا نے سب کو اسمٰعیلؑ کے لئے کوہ منٰی سے جمع کیا اس سبب سے اُن کو اعراب کہتے تھے کیونکہ اسمٰعیلؑ عرب تھے۔ صفا و مروہ کے درمیان دوڑنے کی سُنت اس لئے ہُوئی کہ ابراہیمؑ جب اُس مقام پر پہنچے اُن کے پاس شیطان آیا۔ جبرئیلؑ نے کہا اس پر حملہ کیجئے۔ پس شیطان بھاگا اور ابراہیمؑ اُس کے پیچھے دوڑے۔ منٰی کو اس لئے منٰی کو اس لئے کہتے ہیں کہ جبرئیلؑ نے حضرتؑ سے کہا کہ جو آرزوئیں آپؑ کی ہوں اُس کی تمنّا کیجئے اور

ترجمہ، اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لیے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا اور (حکم دیا کہ) جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے، اس کو نماز کی جگہ بنالو۔ اور ابراہیم اور اسمٰعیل کو کہا کہ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو پاک صاف رکھا کرو ﴿۱۲۵﴾ اور جب ابراہیم نے دعا کی کہ اے پروردگار، اس جگہ کو امن کا شہر بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے جو خدا پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں، ان کے کھانے کو میوے عطا کر، تو خدا نے فرمایا کہ جو کافر ہوگا، میں اس کو بھی کسی قدر متمتع کروں گا، (مگر) پھر اس کو (عذاب) دوزخ کے (بھگتنے کے) لیے ناچار کردوں گا، اور وہ بری جگہ ہے ﴿۱۲۶﴾ اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے (تو دعا کئے جاتے تھے کہ) اے پروردگار، ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے ﴿۱۲۷﴾ اے پروردگار، ہم کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھیو۔ اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا مطیع بنائے رہیو، اور (پروردگار) ہمیں طریق عبادت بتا اور ہمارے حال پر (رحم کے ساتھ) توجہ فرما۔ بے شک تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے ﴿۱۲۸﴾ اے پروردگار، ان (لوگوں) میں انہیں میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیجیو جو ان کو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کرے اور کتاب اور دانائی سکھایا کرے اور ان (کے دلوں) کو پاک صاف کیا کرے۔ بے شک تو غالب اور صاحبِ حکمت ہے ﴿۱۲۹﴾ سورۃ البقرۃ

اپنے پروردگار سے طلب کیجئے اور عرفات کو اس لئے عرفات کہتے ہیں جب آفتاب کا زوال ہُوا جبرئیلؑ نے ابراہیمؑ سے کہا کہ اپنے گناہوں کا اعتراف کیجئے اور اپنے مناسک حج کر پہچانیئے۔ جب آفتاب غروب ہو گیا اُن سے کہالف الی الشعر الحرام یعنی مشعر الحرام سے نزدیک ہو جیے۔ اس سبب سے مشعر کو مزدلفہ کہتے ہیں۔ اسی طرح کی ایک اور روایت ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کو مکہ میں ساکن کیا تو خدا سے دُعا کی کہ معبُود اُن کو میوے عطا فرما۔ خدا نے اُردن کی زمین کے ایک ٹکڑے کو حکم دیا جو شام میں ایک مقام ہے تو وُہ زمین کا ٹکڑا وہاں سے میوؤں اور باغوں کو لئے ہُوئے علیٰحدہ ہو کر مکّہ میں آیا اور خانہ کعبہ کے گرد سات مرتبہ طواف کیا اور اس مقام پر ساکن ہُوا، اس سبب سے ان کا نام طائف ہُوا۔ کعبہ کی زمین ایک سُرخ پتھر تھی خدا نے وحی کی کہ کعبہ کی بنیاد اس پتھر پر رکھیں۔ الغرض کہ ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ دیوار تعمیر کر رہے تھے اور جب نو ہاتھ دیواریں بلند ہو چکیں تو خدا نے اُن کو حجر الاسود کا پتہ بتایا جو ابو قبیس میں پوشیدہ تھا۔ ابراہیمؑ نے اس کو وہاں سے نکالا اور اس مقام پر نصب کیا جہاں کہ آج موجود ہے۔ یہاں تک کہ دیواریں بارہ ہاتھ بلند ہوئیں اس کے لئے دو دروازے قائم کئے تا کہ ایک دروازہ سے داخل ہوں اور دوسرے دروازہ سے باہر جائیں۔ ایک مشرق کی جانب دُوسرا مغرب کی جانب جس کو مستجار کہتے ہیں۔ پھر اس کے لئے چوکھٹ قائم کئے اور اُن کے کواڑوں میں زنجیریں لگائیں۔ لیکن کعبہ عریاں تھا تو آپ نے کعبہ کے اُوپر لکڑیاں لگائیں اور اُس پر گھاس پھیلا دی اور ہاجرہ کی چادر خانہ کعبہ کے گرد لٹکا دی۔ پھر خدا نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کو حکم دیا کہ حرم میں ساکن کریں۔ وہ کعبہ کے اندر رہنے لگے اور کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہو کر دُعا کی کہ خداوندا اس مقام کو ایک ایسا بامن قرار دے جو ہر شہر سے زیادہ پُر امن ہو اور اُس کے باشندوں کو پھل روزی عطا کر جو ان میں خدا اور روز قیامت پر ایمان لائے۔ پھل سے مراد دلوں کے میوے ہیں یعنی ان کی محبّت لوگوں کے دلوں میں قائم

ترجمہ، اور ابراہیم کی بیوی (جو پاس) کھڑی تھی، ہنس پڑی تو ہم نے اس کو اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوشخبری دی (۷۱) سورۃ ھود

فرماتا کہ اطراف عالم سے اُن کی طرف آئیں۔ پھر حق تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ حج کریں اور اسمٰعیلؑ کو اپنے ساتھ حج کے لئے لے جائیں۔

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی اور ذبیح کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں، بعض روایتوں میں وارد ہُوا ہے کہ ذبیح اسمٰعیلؑ ہیں اور بعض میں وارد ہُوا ہے کہ اسحٰقؑ ہیں۔ اگر روایتوں کا ذرائع صحیح ہو تو کسی روایت کو بھی ردّ نہیں کیا جاسکتا لیکن زیادہ تر روایتیں اسمٰعیلؑ کے بارے میں آئی ہیں، اسی لئے میں وہ روایت بھی بیان کر رہا ہوں جو کہ اسحٰقؑ کے بارے میں ملتی ہے جس کے مطابق جس فرزند کو ابراہیمؑ نے ذبح کیا وہ اسحٰقؑ تھے۔ اس میں علمائے خاصّہ و عامہ میں اختلاف عظیم ہے۔ یہودی و نصاریٰ کا ظاہراً اس پر اتفاق ہے کہ وُہ اسحٰقؑ تھے مگر شیعوں کی حدیثیں اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ دونوں کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ مگر علمائے شیعہ میں زیادہ مشہور یہ ہے کہ وُہ ذبیح اسمٰعیلؑ تھے اور شیعوں کی کثیر روایتیں اسی پر دلالت کرتی ہیں۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں دو (۲) ذبیح کا فرزند ہوں اور وہ دو ذبیح حضرت اسمٰعیلؑ پسر ابراہیمؑ اور عبداللہ پسر عبدالمطلب تھے۔

ترجمہ، اور ابراہیم بولے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے رستہ دکھائے گا ﴿۹۹﴾ اے پروردگار مجھے (اولاد) عطا فرما (جو) سعادت مندوں میں سے (ہو) ﴿۱۰۰﴾ تو ہم نے ان کو ایک نرم دل لڑکے کی خوشخبری دی ﴿۱۰۱﴾ جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو ابراہیم نے کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجیئے خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پایئے گا ﴿۱۰۲﴾ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا ﴿۱۰۳﴾ تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم ﴿۱۰۴﴾ تم نے خواب کو سچا کر دکھایا۔ ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۱۰۵﴾ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی ﴿۱۰۶﴾ اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا ﴿۱۰۷﴾ اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم کا (ذکر خیر باقی) چھوڑ دیا ﴿۱۰۸﴾ کہ ابراہیم پر سلام ہو ﴿۱۰۹﴾ نیکو کاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۱۱۰﴾ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ﴿۱۱۱﴾ سورۃ الصافات

روایت ہے کہ جب خدا نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ اپنے فرزند کے بجائے اُس گوسفند کو ذبح کریں جو اُن پر نازل ہُوا تھا تو ابراہیمؑ نے تمنّا کی کہ کاش اپنے فرزند کو اپنے ہاتھ سے خدا کی راہ میں ذبح کرتا اور اُن کے عوض گوسفند ذبح کرنے پر مامور نہ ہوتا، تاکہ اُس کا عوض وُہ ہوتا جو ایک باپ کے لئے اپنے عزیز ترین فرزند کو خدا کی راہ میں ذبح کرنے میں ہوتا ہے۔ تو خدا نے اُن پر وحی کی کہ تمہارے نزدیک خلق میں سب سے زیادہ محبُوب کون ہے؟ عرض کہ خداوندا، مجھے تیرے حبیب محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کوئی محبُوب نہیں ہے۔ اُس وقت خدا نے فرمایا کہ تم کو وُہ زیادہ محبُوب ہیں یا تمہاری اپنی جان؟ عرض کی وُہ مجھے اپنی جان سے زیادہ محبُوب ہیں۔ فرمایا اُن کے فرزند تم کو زیادہ پیارے ہیں یا خود تمہارے فرزند؟ عرض کی اُنہی کے فرزند۔ حق تعالٰی نے فرمایا کہ دشمنوں کے ہاتھ سے اُن کے فرزندوں کا مذبوح و کُشتہ ہونا تمہارے دل کو زیادہ بے چین کرے گا یا تمہارے فرزند کا میری اطاعت میں تمہارے ہاتھ سے ذبح ہونا؟ عرض کی پروردگارا اُن کے فرزند کا دشمنوں کے ہاتھ سے ذبح ہونا میرے دل کو زیادہ تکلیف دے گا۔ اُس وقت خدا نے وحی کی کہ اے ابراہیمؑ یقیناً ایک گروہ محمدؐ کی اُمّت میں ہونے کا دعوٰی کرے گا وُہ لوگ اُن کے بعد اُن کے فرزند کو اس طرح ذبح کریں گے جیسے گوسفند کو ذبح کرتے ہیں اور میرے غضب کے مستحق ہوں گے۔ اس جان سوز قصّہ کو سُن کر ابراہیمؑ کا دل بے چین ہو گیا اور وُہ فریاد کر کے رونے لگے۔ اُس وقت خدا نے اُن کو وحی فرمائی کہ اے ابراہیمؑ تمہارے اس اضطراب کو تمہارے فرزند اسمٰعیلؑ پر میں نے فدیہ کیا۔ اگر تم اُن کر اس بے چینی و اضطراب کے ساتھ ذبح کرتے جس کا اظہار تم نے امام حسینؑ اور اُن کے ذبح ہونے پر کیا اور میں نے اہل ثواب کے بلند

ترجمہ، (اے یہود و نصارٰی) کیا تم اس بات کے قائل ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے۔ (اے محمد ﷺ ان سے) کہو کہ بھلا تم زیادہ جانتے ہو یا خدا؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون، جو خدا کی شہادت کو، جو اس کے پاس (کتاب میں موجود) ہے چھپائے۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو، خدا اس سے غافل نہیں ﴿۱۴۰﴾

ترین درجات کو تم پر واجب کیا جو اُن کی مصیبتوں پر عطا کرتا ہوں۔ الغرض جب امام رضاؑ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ ذبیح اسمٰعیلؑ تھے یا اسحٰقؑ؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ اسمٰعیلؑ تھے اور شاید تُونے قول خدا کو نہیں سُنا ہے جو اُس نے سُورۂ صافات میں اسمٰعیلؑ کی خوشخبری و قصّہ ذبح کے بعد فرمایا کہ "ہم نے ابراہیمؑ کو اسحٰقؑ کی خوشخبری دی" پھر کیونکہ ذبیح اسحٰقؑ ہو سکتے تھے، اسمٰعیلؑ پانچ سال اسحٰقؑ سے بڑے تھے۔ (بس بہت سی روایتیں ہیں جن میں اختلاف پایا جاتا ہے اس لئے اب جو روایت میں اس کتاب میں شامل کر رہا ہوں وہ جناب سارہؑ کے حوالے سے ملتی ہے مگر کسی فرزند کا نام اس روایت میں نہیں لیا گیا ہے۔ اسی لئے سارہؑ کے نام کے بدلے زوجہ ابراہیمؑ استعمال کیا جارہا ہے تاکہ جو بھی فرزند ابراہیمؑ نے قربانی کے لئے پیش کیا ہو اس کا نام لئے بغیر روایت کو بیان کیا جائے)۔

الغرض جب ابراہیمؑ کو حج کرنے کا حکم آیا تو جبرئیلؑ آٹھویں ذی الحجہ کو نازل ہُوئے اور کہا اے ابراہیمؑ اُٹھیے اور پانی مہیّا کیجئے کیوں کہ اُس زمانہ میں منٰی اور عرفات میں پانی نہ تھا۔ (روز ہشتم کو اسی لئے ترویہ کہتے ہیں کیونکہ ترویہ کے معنی سیرابی کے ہیں)۔ جبرئیلؑ نے کہا اے ابراہیمؑ پہلے غسل کیجئے تو انہوں نے غسل کیا پھر جبرئیلؑ نے ان کو احرام کی تعلیم دی۔ دونوں باپ بیٹے حج کے واسطے ایک سُرخ اُونٹ پر روانہ ہُوئے ان کے ساتھ سوائے جبرئیلؑ کے کوئی نہ تھا۔ جبرئیلؑ ابراہیمؑ کو منٰی میں لے گئے اور وہاں ظہر و عصر اور مغرب و عشا اور صبح کی نماز ادا کی۔ جب آفتاب طلوع ہُوا تو عرفات کو روانہ ہُوئے اور مروہ میں پہنچ کر قیام کیا۔ پھر زوال آفتاب کے وقت غسل کیا اور نماز ظہر و عصر ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ اُس مسجد کی جگہ پر بجالائے جو عرفات میں ہے۔ پھر محل وقوف میں کھڑا کیا اور کہا اے ابراہیمؑ اپنے گناہوں کا

ترجمہ، (مہمانوں نے) کہا کہ ڈریئے نہیں ہم آپ کو ایک دانشمند لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں

﴿۵۳﴾ سورۃ الحجر

اعتراف کیجئے اور اپنے مناسک حج کو شناخت کر لیجئے اور ابراہیمؑ کو اُس جگہ کھڑا رکھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہُوا تو اُن سے کہا کہ مشعرالحرام کے قریب جایئے۔ وہاں جا کر مغرب وعشا کی نماز ایک اذان اور دو اقامت سے بجالانے کے بعد رات وہاں قیام کیا اور صبح کے وقت جب نماز پڑھ چکے تو جبرئیلؑ نے اُن کو موقف دکھایا پھر اُن کو منیٰ میں لائے اور تمام اعمال حج کے اُن کو تعلیم کیئے جس طرح آدمؑ کو تعلیم کئے تھے پھر ان کو حج کی صدائے تلبیہ بلند کرنے کو کہا کہ ان چار تلبیہوں کو کہیں جو پیغمبران خدا کہا کرتے تھے اور پھر اُن کو ذبح کا حکم دیا۔ ابراہیمؑ جب مشعرالحرام میں پہنچے اس جگہ رات کو شاد و خرم سوئے۔ خواب میں دیکھا کہ اپنے فرزند کو ذبح اور قربان کر رہے ہیں۔ ابراہیمؑ اپنے ساتھ لڑکے کی والدہ کو بھی حج کے لئے لائے تھے۔ پھر ابراہیمؑ نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تم کعبہ کی زیارت کے لئے جاؤ اور لڑکے کو اپنے پاس روک لیا وہاں سے اُن کو وسط جمرہ میں لے گئے اُس جگہ اُنہوں نے اپنے فرزند سے مشورہ کیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کیا ہے۔ "اے فرزند عزیز میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تم کو ذبح کرتا ہوں تو غور کرو اور سمجھو کہ تمہیں کیا بہتر معلوم ہوتا ہے اور کیا مصلحت سمجھتے ہو۔ اُس سعادتمند فرزند نے کہا اے پدر بزرگوار جس کام پر آپ مامور ہُوئے ہیں جلد اُس کو انجام دیجئے۔ اگر خدا چاہے گا تو آپ مجھ کو صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔" اُن لوگوں نے خدا کے حکم پر گردن جھکادی۔ ناگاہ شیطان ایک مرد پیر کی صورت میں آیا اور کہا اے ابراہیمؑ اس طفل سے کیا چاہتے ہو؟ فرمایا کہ میں اس کو ذبح کرنا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا، سُبحان اللہ تم ایسے فرزند کو ذبح کرنا چاہتے ہو جس نے ایک چشم زن کے لئے بھی گناہ نہیں کیا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا خدا نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہا تمہارا پروردگار منع کرتا ہے۔ اس کام کا جس نے حکم دیا ہے وہ شیطان ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا تجھ پر وائے ہو

ترجمہ، اور جب پروردگار نے چند باتوں میں ابراہیم کی آزمائش کی تو ان میں پورے اترے۔ خدا نے کہا کہ میں تم کو لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ (پروردگار) میری اولاد میں سے بھی (پیشوا بنائیو)۔ خدا نے فرمایا کہ ہمارا اقرار ظالموں کے لیے نہیں ہوا کرتا ﴿١٢٤﴾ سورة البقرة

جس نے مجھ کو اس مرتبہ تک پہنچایا ہے اُسی نے مجھ کو حکم دیا ہے اور اُسی ایک فرشتہ سے میں نے یہ حکم بھی سُنا ہے جس کی آواز ہمیشہ میرے کان میں پہنچی ہے اور اس میں کوئی شک مجھ کو نہیں ہے۔ اُس نے کہا نہیں خدا کی قسم اُس کام کا تم کو سوائے شیطان کے کسی نے حکم نہیں دیا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا خدا کی قسم اب تجھ سے گفتگو نہ کروں گا اور ارادہ کیا کہ فرزند کو ذبح کریں۔ شیطان نے کہا اے ابراہیمؑ تم پیشوائے خلق ہو اور لوگ تمہاری پیروی کرتے ہیں۔ اگر تم ایسا عمل کروگے تو لوگ تمہارے بعد فرزندوں کو ذبح کریں گے۔ ابراہیمؑ نے اُس کا جواب نہ دیا تو جبرئیلؑ نے ابراہیمؑ سے کہا کہ اس کو پتھر سے ماریں۔ ابراہیمؑ نے سات پتھر اُس کی طرف پھینکے۔ شیطان اُسی جگہ زمین میں غائب ہو گیا اور ایک بار پھر جمرۂ دوم میں ظاہر ہوا تو آپؑ نے پھر اس پر سات پتھر پھینکے اور وُہ پھر سے زمین میں غائب ہو گیا۔ پھر دوبارہ جمرۂ سوم میں ظاہر ہُوا تو آپؑ نے ایک بار پھر اُس پر سات پتھر پھینکے وُہ زمین میں غائب ہو گیا اور دوبارہ پھر ظاہر نہ ہُوا۔ ابراہیمؑ نے بیٹے کی جانب رُخ کر کے ذبح کے بارے میں مشورہ کیا اور فرمایا کہ اے فرزند میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تم کو ذبح کرتا ہوں۔ لہٰذا غور کرو کہ تم کیا بہتر سمجھے ہو اور تمہاری کیا رائے ہے۔ عرض کی بابا جان آپؑ وہ بجالایئے جس پر مامور ہُوئے ہیں یہ نہیں کہا کہ وُہ بجالایئے جو آپ نے دیکھا ہے۔ انشاءاللہ آپ مجھے صابروں میں سے پائیں گے۔ جب دونوں خدا کے حکم پر راضی ہو گئے لڑکے نے کہا بابا جان میرا مُنہ چُھپا دیجیئے اور میرے ہاتھ اور پیروں کو مضبوط باندھ دیجیئے۔ ابراہیمؑ نے کہا اے فرزند یا تم کو ذبح کروں یا تمہارے دست و پا باندھوں، خدا کی قسم یہ دونوں تمہارے لئے

ترجمہ، اور ابراہیم کے دین سے کون رو گردانی کر سکتا ہے، بجز اس کے جو نہایت نادان ہو۔ ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ (زمرۂ) صلحا میں سے ہوں گے ﴿۱۳۰﴾ جب ان سے ان کے پروردگار نے فرمایا کہ اسلام لے آؤ تو انہوں نے عرض کی کہ میں رب العالمین کے آگے سر اطاعت خم کرتا ہوں ﴿۱۳۱﴾ اور ابرہیم نے اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی اور یعقوب نے بھی (اپنے فرزندوں سے یہی کہا) کہ بیٹا خدا نے تمہارے لیے یہی دین پسند فرمایا ہے تو مرنا ہے تو مسلمان ہی مرنا ﴿۱۳۲﴾

(بقیہ اگلے صفحے پر)

جمع نہ کروں گا۔ پھر دراز گوش کا زین بچھایا اور فرزند کو اُس پر لٹایا اور چھری اُن کے حلق پر رکھی اور اپنا سر آسمان کی جانب بلند کیا اور چُھری اپنی پُوری قوت سے پھری۔ جبرئیلؑ نے چُھری پھیرنے سے قبل چُھری اُلٹی کر دی۔ جب ابراہیمؑ نے دیکھا کہ چُھری اُلٹی ہے اُس کو سیدھی کر کے پھر بچّہ کے حلق پر رکھی اور پھیر دی، جبرئیلؑ نے پھر اُس کو اُلٹی کر دی یہاں تک کہ کئی مرتبہ ایسا ہُوا۔ تو خدا نے سیاہ گوسفند سے ذبح عظیم کا فدیہ عطا فرمایا جو تاریکی میں کھاتا پیتا، دیکھتا اور چالیس سال قبل بہشت کے باغوں میں چرتا تھا۔ ماں کے پیٹ سے پیدا نہیں ہُوا تھا بلکہ خدا نے فرمایا کہ ہو جا اور وُہ پیدا ہو گیا تاکہ ابراہیمؑ کے فرزند کا فدیہ ہو اور قیامت تک کی ہر قربانی جو منٰی میں ہوتی رہے گی فرزند ابراہیمؑ کا فدیہ ہے۔ پھر جبرئیلؑ نے ابراہیمؑ کے ہاتھ کے نیچے سے فرزند کو نکال کر اُس گوسفند کو اُن کی جگہ پر لٹا دیا اور مسجد خیف کی بائیں جانب سے ابراہیمؑ کو آواز آئی کہ تم نے اپنے خواب کو صحیح کر دکھایا ہم ایسی ہی جزا نیک بندوں کو دیتے ہیں۔ یقیناً یہ کھلا ہُوا امتحان اور آزمائش تھی۔ اسی اثنا میں شیطان زوجہ ابراہیمؑ کے پاس پہنچا جس وقت کہ کعبہ اُن کو دُور سے دُھوئیں کی طرح دکھائی دے رہا تھا اور کہا وُہ پیر مرد کون ہے جس کو میں نے دیکھا، کہا میرے شوہر ہیں۔ کہا وُہ طفل کون ہے جو اُن کے ساتھ ہے؟ کہا میرا فرزند ہے اُس نے کہا میں نے دیکھا کہ وُہ مرد اُس لڑکے کو لٹائے ہُوئے تھا اور چُھری ہاتھ میں لئے تھا تاکہ اُس کو ذبح کرے۔ فرمایا تو جُھوٹ کہتا

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، بھلا جس وقت یعقوب وفات پانے لگے تو تم اس وقت موجود تھے، جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے، تو انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود یکتا ہے اور ہم اُسی کے حکم بردار ہیں ﴿۱۳۳﴾ یہ جماعت گزر چکی۔ ان کو اُن کے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمھارے اعمال (کا) اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں ہو گی ﴿۱۳٤﴾ اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تو سیدھے رستے پر لگ جاؤ۔ (اے پیغمبر ان سے) کہہ دو، (نہیں) بلکہ (ہم) دین ابراہیم (اختیار کئے ہوئے ہیں) جو ایک خدا کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے ﴿۱۳۵﴾

ہے۔ ابراہیمؑ تمام لوگوں سے زیادہ رحیم ہیں کس طرح اپنے لڑکے کو ذبح کر سکتے ہیں۔ اُس نے کہا آسمانوں اور زمین کے پرودگار کے حق کی قسم اور اس خانۂ بزرگ کے رب کی قسم میں نے دیکھا کہ اُس لڑکے کو وُہ مرد لٹائے ہُوئے تھا۔ چُھری اُس کے ہاتھ میں تھی، وُہ اُس کے ذبح کا ارادہ کررہا تھا۔ پُوچھا کیوں؟ ملعون نے کہا کہ وُہ گمان رکھتا ہے کہ اُس کے پرودگار نے اُس کو حکم دیا ہے۔ زوجہ ابراہیمؑ نے کہا کہ سزاوار ہے اُن کو کہ وُہ اپنے پروردگار کی اطاعت کریں۔ لیکن اُن کے دل میں یہ بات آگئی کہ ابراہیمؑ کو اُن کے فرزند کے بارے میں کوئی حکم ملا ہے۔ ادھر جبرئیلؑ نے منٰی کے بعد ابراہیمؑ کو حرم میں پہنچایا تو جبرئیلؑ نے کہا اے ابراہیمؑ نیچے اُتریئے اور حرم میں داخل ہونے سے پہلے غسل کیجئے۔ پھر ان کو صفا کی جانب لائے۔ وُہ اُونٹ سے اُترے جبرئیلؑ ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور کعبہ کی طرف مُنہ کرکے اللہ اکبر کہا۔ پھر الحمد للہ کہا اور خدا کو بزرگی کے ساتھ یاد کیا اور خدا کی ثنا کی۔ ان دونوں حضرات نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر وہاں سے حمد و ثنا کرتے ہوئے جبرئیلؑ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جبرئیلؑ ان کو حجر اسود کے پاس لائے اور اُن کو حکم دیا کہ ہاتھ حجر اسود پر ملیں اور اس کو بوسہ دیں اور سات بار طواف کریں۔ ان کو مقام ابراہیمؑ پر کھڑا کیا کہ دو رکعت نماز ادا کریں۔ غرض تمام مناسک حج ان کو تعلیم کیئے۔ جب زوجہ ابراہیمؑ نے ابراہیمؑ کو دیکھا تو ان کی جانب رُخ کیا اور ہاتھ سر پر رکھے ہُوئے دوڑیں۔ جب فرزند کی خبر معلوم ہُوئی اور اُن کے گلے پر چُھری کی خراش دیکھی بہت رنجیدہ ہُوئیں اور بیمار ہو گئیں اور اُسی مرض میں عالم بقا کی جانب رحلت فرمائی۔ جب تمام اعمال سے فارغ ہوئے ابراہیمؑ واپس چلے گئے۔ اسمٰعیلؑ تنہا مکّہ میں رہ گئے اور کوئی اُن کے ساتھ نہ تھا۔

ترجمہ، اور اسی طرح خدا تمہیں برگزیدہ (وممتاز) کرے گا اور (خواب کی) باتوں کی تعبیر کا علم سکھائے گا۔ اور جس طرح اس نے اپنی نعمت پہلے تمہارے دادا، پردادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی تھی اسی طرح تم پر اور اولاد یعقوب پر پوری کرے گا۔ بے شک تمہارا پروردگار (سب کچھ) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے ﴿٦﴾ سورۃ یوسف

روایت کے مطابق ابراہیمؑ نے اُن کو جمرۂ وسط کی جگہ اسمعیلؑ کو ذبح کرنا چاہا تو کوہ بشیر سے جو مکّہ میں ایک پہاڑ ہے اس پر ایک گوسفند آسمان سے نازل ہُوا جو مسجد منٰی کی داہنی جانب ہے۔ وُہ گوسفند تاریک میں راہ چلتا اور چرتا تھا، بول و براز کرتا یعنی علف زار، سیاہ و سفید کشادہ چشم اور اس کے سینگ بڑے تھے لایا گیا تا کہ ابراہیمؑ اپنے فرزند کے فدیہ میں ذبح کریں اور اگر خدا کے نزدیک گوسفند سے زیادہ کوئی حیوان بہتر ہوتا یا گوسفند سے زیادہ طیّب کسی کا گوشت ہوتا تو بیشک خدا اسی کو وُہ اسمٰعیلؑ کا فدیہ قرار دیتا۔ اور جب ابراہیمؑ نے اس کو ذبح کر دیا تو ان کے پاس شیطان آیا اور کہا کہ اس میں سے میرا حصّہ دیجیئے۔ حضرتؑ نے کہا اس میں تیرا کیا حصّہ ہے؟ حالانکہ وہ میرے پروردگار کے لئے قربانی ہے جو میرے فرزند کا فدیہ ہے۔ خدا نے وحی فرمائی کہ اُس کا بھی اس گوسفند میں کچھ حصّہ ہے اور وُہ تلی ہے کیونکہ وُہ خون کے جمع ہونے کا مقام ہے اور حصّے بھی حرام ہیں کیونکہ وُہ نطفہ کے جاری ہونے کی جگہ ہے۔ لہٰذا ابراہیمؑ نے تلی اور دونوں حصّے شیطان ملعون کو دیدیئے۔

منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ لوگوں کو حج کی ندا کریں۔ حضرتؑ ارکان کعبہ کے ایک رُکن پر کھڑے ہُوئے اور دوسری روایت کے موافق مقام پر کھڑے ہُوئے۔ وُہ مقام اس قدر بلند ہوا کہ ابوقبیس کے برابر بلند ہو گیا۔ پھر آپؑ نے لوگوں کو حج کے لئے طلب کیا۔ خدا نے آپؑ کی آواز اُن لوگوں تک پہنچا دی جو باپ کے صلب اور ماں کے شکم میں تھے جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔ ان سب نے کہا "لبیک داعی اللہ لبیک داعی اللہ"۔ جس شخص نے ایک مرتبہ لبیک کہا ایک بار حج کرتا ہے اور جس شخص نے دو (۲) بار کہا دو (۲) حج کرتا

ترجمہ، اور ہم نے ان کو اسحاق کی بشارت بھی دی (کہ وہ) نبی (اور) نیکوکاروں میں سے (ہوں گے) ﴿۱۱۲﴾ اور ہم نے ان پر اور اسحاق پر برکتیں نازل کی تھیں۔ اور ان دونوں اولاد کی میں سے نیکوکار بھی ہیں اور اپنے آپ پر صریح ظلم کرنے والے (یعنی گنہگار) بھی ہیں ﴿۱۱۳﴾ اسورۃ لصافات

ہےاور جس نے پانچ مرتبہ کہا پانچ حج کرتا ہے اور جس شخص نے لبّیک نہیں کہا وُہ حج نہیں کرتا۔ منقول ہے کہ ابراہیمؑ نے سارہؑ سے اجازت طلب کی کہ اسمٰعیلؑ سے ملاقات کرنے مکّہ جائیں توانُہوں نے اس شرط سے اجازت دی کہ رات کو واپس آجائیں اور درازگوش سے نیچے نہ اُتریں۔ ابراہیمؑ روانہ کوفہ کے راستہ سے مکّہ جاتے اور واپس آتے تھے اور زمین کی مسافت اُن کے لئے کم ہو جاتی تھی۔ جب ایک مرتبہ ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ دیکھنے کے مشاق اور حج کے لئے روانہ ہونے کے درازگوش پر سوار ہُوئے تو سارہؑ نے اُن سے عہد لیا کہ وہاں پہنچ کر زمین پر نہ اُتریں جب تک کہ اُن کے پاس واپس نہ آجائیں۔ جب وہ اسمٰعیلؑ سے ملاقات کے لئے اُن کے گھر گئے تو اس وقت تک جناب ہاجرہؑ رحلت کر چکی تھیں اور اسمٰعیلؑ نے قبیلۂ جرہم کی ایک عورت کو اپنے حبالۂ نکاح میں لیا جس سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ جب ابراہیمؑ کی ملاقات اس عورت سے ہوئی مگر اسمٰعیلؑ سے نہ ہوئی کیونکہ وہ گھر پر موجود نہ تھے اور شکار کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ابراہیمؑ نے زوجۂ اسمٰعیلؑ (جس کا نام سامہ، زحلہ یا عماوہ تھا) سے پُوچھا کہ تم لوگوں کا کیا حال ہے؟ کہا نہایت

ترجمہ، اور جب ابراہیم نے دعا کی کہ میرے پروردگار اس شہر کو (لوگوں کے لیے) امن کی جگہ بنا دے۔ اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں بچائے رکھ ﴿۳۵﴾ اے پروردگار انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ سو جس شخص نے میرا کہا مانا وہ میرا ہے۔ اور جس نے میری نافرمانی کی تو تُو بخشنے والا مہربان ہے ﴿۳۶﴾ اے پروردگار میں نے اپنی اولاد کو میدان (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت (وادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے۔ اے پروردگار تاکہ یہ نماز پڑھیں تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میوؤں سے روزی دے تاکہ (تیرا) شکر کریں ﴿۳۷﴾ اے پروردگار جو بات ہم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں تو سب جانتا ہے۔ اور خدا سے کوئی چیز مخفی نہیں (نہ) زمین میں نہ آسمان میں ﴿۳۸﴾ خدا کا شکر ہے جس نے مجھ کو بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحاق بخشے۔ بے شک میرا پروردگار سننے والا ہے ﴿۳۹﴾ اے پروردگار مجھ کو (ایسی توفیق عنایت) کر کہ نماز پڑھتا رہوں اور میری اولاد کو بھی (یہ توفیق بخش) اے پروردگار میری دعا قبول فرما ﴿۴۰﴾ اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو مغفرت کیجیو ﴿۴۱﴾ سورۃ ابراھیم

خراب اور زندگی دُشواری میں گذر رہی ہے۔ لیکن حضرت ؑ کو اُترنے کے لئے نہ کہا۔ ابراہیم ؑ نے کہا جب تمہارا شوہر آجائے تو کہنا کہ ایک مرد پیر آیا تھا اُس نے کہا ہے کہ اپنے گھر کی چوکھٹ بدل دو۔ جب اسمٰعیل ؑ گھر پر واپس آئے اپنے پدر کی خوشبو محسُوس کی۔ سامہ سے پُوچھا کہ کوئی شخص تیرے پاس آیا تھا؟ کہا ہاں ایک مرد ضعیف آیا تھا اور حکم دیا ہے کہ اپنے گھر کی چوکھٹ میں تبدیلی کر دنیا تو اسمٰعیل ؑ نے یہ سُن کر اس کو طلاق دے دیا۔ اس کے بعد سیّدہ دختر حارث بن قصاص سے عقد کیا۔ یہ بھی منقول ہے کہ اسمٰعیل ؑ نے قبیلۂ حمیر کی ایک عورت کے بارے میں خدا سے سوال کیا کہ اسے اُن کے لئے تزویج کا موقع حاصل ہو لیکن وُہ عورت شوہر دار تھی۔ خدا نے اس کے شوہر کے لئے موت مقدر فرمایا۔ جب اس کا شوہر مر گیا تو جب لوگ مکّہ میں وارد ہوئے تو وُہ عورت اپنے شوہر کے غم میں مکّہ ہی میں رہ گئی۔ خدا نے اُس کے حُزن کو صبر سے تبدیل کیا اور اسمٰعیل ؑ کی خواستگاری اُس کو میّسر کی اور انہوں نے اس عورت سے نکاح کیا۔ پھر دُوسری مرتبہ ابراہیم ؑ اسمٰعیل ؑ کو دیکھنے کے ارادہ سے چلے تو سارہ ؑ نے پھر وُہی شرط کی کہ سواری سے نہ اُتریں جب تک کہ واپس نہ آجائیں۔ حضرت ؑ جب مکّہ میں آئے اسمٰعیل ؑ پھر موجود نہ تھے۔ لیکن دُوسری عورت سے نکاح کر چکے تھے وُہ عورت بہت سمجھ دار اور عقلمند تھی۔ ابراہیم ؑ نے اس سے پُوچھا کہ تیرا شوہر کہاں ہے؟ اس نے کہا خدا آپ ؑ کو عافیت دے وُہ روزی کی فکر میں کہیں گئے تھے۔ ان کی زوجہ نے ابراہیم ؑ کو دیکھا کہ وُہ ایک مرد پیر ہیں اور گرد میں بھرے ہوئے ہیں۔ ابراہیم ؑ نے اس سے پُوچھا کہ تم لوگ کیسے ہو؟ کہا بہت اچھے ہیں۔ پھر اسمٰعیل کا حال دریافت کیا اور پُوچھا حال کیسا ہے؟ تو اس عورت نے اسمٰعیل ؑ کی تعریف کی اور کہا کہ اُن کی حالت بہت اچھی ہے اور خدا کا فضل و کرم شامل حال ہے۔ پُوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو؟ کہا قبیلۂ حمیر سے، پھر اس عورت نے کہا کہ

ترجمہ، اور ہم نے ابراہیم کو اسحق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا کرتے تھے ﴿۷۳﴾ سورۃ الأنبياء

آپؑ سواری سے اُتر یئے خدا آپؑ پر رحمت نازل کرے جب تک اسمٰعیلؑ واپس نہ آئیں قیام کیجئے۔ ابراہیمؑ نے انکار کیا تو اس نے اصرار کیا۔ ابراہیمؑ نے پھر انکار کیا تو اُس نے کہا اچھا اپنا سر آگے لایئے کہ گرد غبار دھو دوں۔ یہ کہہ کر پانی اور ایک پتھر لائی۔ ابراہیمؑ نے اپنا ایک پاؤں پتھر پر رکھا۔ دُوسرا پاؤں رکاب میں تھا تو ایک جانب سرِ مُبارک کو اُس نے دھویا پھر دُوسری جانب دُوسرے پیر کو پتھر پر رکھ کر آپؑ کے دُوسرے جانب کے سر کو دھویا۔ ابراہیمؑ نے اُس عورت کو دُعا دی اور کہا جب تیرا شوہر آجائے تو اُس سے کہنا کہ ایک مرد پیر آیا تھا اُس نے کہا ہے کہ اپنے گھر کی چوکھٹ کی رعایت اور محافظت کرنا کیونکہ یہ بہتر ہے اور یہ کہہ کر ابراہیمؑ واپس چلے گئے۔ جب اسمٰعیلؑ واپس آئے اور اپنے باپ کی خوشبُو سونگھی۔ بیوی سے پُوچھا کہ کوئی اس جگہ آیا تھا؟ کہا ہاں ایک ضعیف آدمی آئے تھے، یہ اُن کے پیروں کی جگہ ہے جو پتھر پر باقی ہے۔ اسمٰعیلؑ اپنے باپ کے قدم کے نشانات پر گرپڑے اور بوسہ دیا اور پُوچھا کہ اُس مرد پیر کو تم جانتی ہو کہ کون تھے؟ اس نے کہا وہ بہت نیک اور تم سے مشابہ معلوم ہوتے تھے۔ فرمایا وُہ میرے پدر تھے۔ عورت نے کہا واسواتاہ۔ اسمٰعیلؑ نے کہا کیوں شاید اُن کی نگاہ تمہارے کسی حصّہ جسم پر پڑی۔ اُس نے کہا نہیں۔ لیکن افسوس کہ اُن کی خدمت مجھ سے نہیں ہُوئی۔ اسی عاقلہ عورت نے کعبہ کے دونوں دروازوں کے لئے دو پردے بنادیئے جن کی لمبائی بارہ ہاتھ تھی۔ اور اُن کو درازوں پر لٹکا دیا جو بہت اچھے معلوم ہوئے تو اُس نے تمام عمارت کعبہ کے واسطے لباس تیار کرنے کا مشورہ کیا تاکہ پتھروں کی بد نمائی پوشیدہ ہو جائے اسمٰعیلؑ نے کہا بہتر ہے۔ تو وہ نہایت عجلت کے ساتھ متوجہ ہوئی اور اپنے قبیلہ کی عورتوں کے پاس کاتنے کے لئے اُون بھیجا۔ اسی روز سے یہ سُنت عورتوں میں جاری ہوئی کہ اس طرح آپس میں ایک دُوسرے کی مدّد کرتی ہیں۔ پھر تیزی کے ساتھ اُس نے پردے بُننا شروع کئے اور اپنے قبیلے اور شناسا لوگوں سے مدّد حاصل کی۔ پردے

ترجمہ، اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل (کو بھی یاد کرو) یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾

اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار تھے ﴿۸۶﴾ سورۃ الأنبياء

تیار کر کے ہر طرف لٹکاتی جاتی تھی یہاں تک کہ حج کا زمانہ آگیا اور ایک سمت کا پردہ باقی رہ گیا اور تیار نہ ہو سکا۔ اس نے اسمٰعیلؑ سے کہا کہ اب اس طرف کے لئے کیا کروں کیونکہ اس کا جامہ تیار نہ ہو سکا۔ آخر اس طرف کے لئے برگ خرما کے پردے تیار کر کے لٹکا دیئے۔ حج کا وقت آگیا اور اس مرتبہ بہت زیادہ عرب آئے کہ اس سے پہلے نہیں آئے تھے۔ انہوں نے چند نئی باتیں ملاحظ کیں جو ان کو اچھی معلوم ہوئیں۔ تو کہنے لگے کہ اس مکان کی تعمیر کرنے والے کے لئے مناسب ہے کہ ہم ہدیہ لایا کریں۔ پس اُس روز سے خانہ کعبہ کے لئے ہدیہ مقرر ہُوا اور عرب کے تمام قبیلے خانہ کعبہ کے لئے ہدیئے مثل رقم وغیرہ کے لانے لگے۔ یہاں تک کہ بہت سامال جمع ہو گیا۔ تو اُس لیف خرما کے پردے ہٹا دیئے گئے اور کعبہ کا لباس پُورا کر کے اس کے گرد لٹکا دیا گیا۔ کعبہ پر چھت نہیں تھی۔ اسمٰعیلؑ نے لکڑی کے ایسے کھمبے بنائے جیسے آجکل دیکھے جاتے ہیں اور اُس کی چھت لکڑیوں اور خشک شاخوں سے دُرست کی اور گیلی مٹی اس پر پھیلا دی۔ جب دُوسرے سال عرب آئے اور کعبہ میں داخل ہُوئے دیکھا اُس کی عمارت میں اور اضافہ ہُوا ہے کہنے لگے سزاوار یہ ہے کہ اس عمارت کی تعمیر کرنے والے کے لئے ہدیئے اور زیادہ لائے جائیں۔ پھر آیئندہ سال بہت سے ہدیئے لائے۔ اسمٰعیلؑ نہیں جانتے تھے کہ ان ہدیوں کو کیا کریں۔ خدا نے اُن کو ذبح کرو اور حاجیوں کے لئے طعام کا انتظام کرو۔ اسمٰعیلؑ نے ابراہیمؑ سے کمی آب کی شکایت کی۔ خدا نے ابراہیمؑ کو وحی کی کہ ایک کھودیں جس سے حاجیوں کے پانی پینے کا انتظام ہو۔ پھر جبرئیلؑ نازل ہُوئے اور چاہ زمزم کھودا گیا۔ جبرئیلؑ نے کہا اے ابراہیمؑ چاروں طرف کنوئیں کے بسم اللہ کہہ کے پھاوڑہ مارو۔ ابراہیمؑ نے پہلی ضرب اُس زاویہ پر لگائی جو کعبہ کی جانب ہے اور بسم اللہ کہا تو چشمہ جاری ہو گیا۔ پھر بسم اللہ کہہ کے ہر طرف ضرب لگائی تو چشمہ جاری ہو گیا۔ جبرئیلؑ نے کہا اے ابراہیمؑ اس پانی کو پیؤ اور دُعا کرو کہ خدا اس میں تمہارے فرزندوں کے لئے برکت عطا فرمائے

ترجمہ، اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو بھی۔ اور ان سب کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی ﴿٨٦﴾ سورۃ الأنعام

اور جبرئیلؑ اور ابراہیمؑ کنوئیں سے باہر آئے۔ پھر جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ پانی اپنے سر اور بدن پر چھڑ کو اور کعبہ کے گرد طواف کرو کیونکہ یہ وُہ پانی ہے جسے خدا نے تمہارے فرزند اسمٰعیلؑ کے لئے عطا فرمایا ہے۔ پھر ابراہیمؑ واپس ہوئے اسمٰعیلؑ نے حرم کے باہر تک آپ کی مشایعت کی۔ ابراہیمؑ چلے گئے اور اسمٰعیلؑ حرم میں واپس آئے۔ خدا نے اُس زن حمیریہ سے ایک فرزند عطا فرمایا اُس سے پہلے اس عورت کے کوئی بچّہ نہیں پیدا ہُوا تھا، اسمٰعیلؑ نے اُس کے بعد چار عورتوں سے عقد کیا اور ہر ایک سے خدا نے اُن کو چار چار فرزند عطا فرمائے۔ اسمٰعیلؑ کا ایک چھوٹا لڑکا تھا جس کو وُہ بہت عزیز رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ ان کے بعد نبوّت و خلافت اس کو ملے۔ لیکن خدا کو منظور نہ تھا اور خدا نے دُوسرے فرزند کو ان کی وصایت و خلافت کے لئے مقرر فرمایا۔ جب اسمٰعیلؑ کی وفات کا وقت آیا اُس فرزند کو آپؑ نے طلب کیا جس کو خدا نے معیّن کیا تھا اور وصیّت کی اور کہا اے فرزند جب تمہاری موت کا وقت آئے ایسا ہی کرنا جیسا کہ میں نے کیا۔ اور جب تک کہ خدا کسی کو خلافت کے لئے معیّن نہ کرے تم خود معیّن نہ کرنا۔ غرض کہ ہمیشہ سے یہ طریقہ ہے کہ کوئی امام دُنیا سے نہیں جاتا مگر یہ کہ خدا اس کو خبر دیتا ہے کہ وُہ کس کو اپنا وصی قرار دے۔ اسمٰعیلؑ کی عمر ایک سو تیس سال کی ہُوئی اور وُہ اپنی ماں کے پاس حجر میں دفن ہُوئے اور ہمیشہ فرزندان اسمٰعیلؑ امر خلافت کے حامل اور بیت اللہ کے محافظ رہے اور ایک بزرگ کے بعد اُن کے دُوسرے بزرگ نے عدنان بن اود کے زمانہ تک لوگوں کے حج اور امور دین کو قائم رکھا۔ حجر الاسود اسمٰعیلؑ کا مکان ہے اور اُسی جگہ اسمٰعیلؑ نے جب اپنی ماں کو وہاں دفن کیا اس کے گرد ایک دیوار کھینچ دی تا کہ اُن کی ماں کی قبر پائمال نہ ہو۔ اس میں اور پیغمبروں کی بھی قبریں ہیں۔ ایک روایت کے مطابق حج میں تیسرے رُکن کے نزدیک اسمٰعیلؑ کی باکرہ بیٹیاں دفن ہیں اور مکّہ میں ہے وُہ مقام

ترجمہ، اور ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب بخشے۔ (اور) سب کو ہدایت دی۔ اور پہلے نوح کو بھی ہدایت دی تھی اور ان کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی۔ اور ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں ﴿۸۴﴾ سورۃ الأنعام

ابراہیمؑ ہے جہاں ابراہیمؑ ایک پتھر پر کھڑے ہوئے اور آپؑ کے پیر اُس میں دھنس گئے اور آج تک آپؑ کے قدم کا اثر اب اس باقی ہے۔

ترجمہ، اور کتاب میں اسمٰعیل کا بھی ذکر کرو وہ وعدے کے سچے اور ہمارے بھیجے ہوئے نبی تھے ﴿۵٤﴾ اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ (وبرگزیدہ) تھے ﴿۵۵﴾ سورۃ مریم

ترجمہ، خدا کا شکر ہے جس نے مجھ کو بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحاق بخشے۔ بے شک میرا پروردگار سننے والا ہے ﴿۳۹﴾ سورۃ ابراھیم

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلدوں میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ